ابتدائی طلبہ کے لیے نحو کے مختصر اور جامع قواعد

دِرَاسَةُ النَّحْوِ

مؤلفہ

بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ

سابق صدر المدرسین جامعہ منظر اسلام بریلی شریف

ولادت ۱۳۲۷ھ وفات ۱۴۰۲ھ



ناشر

مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

(یوپی) پن ۲۷۶۴۰۴

عبد المصطفیٰ
محمد جمال الدین خان
قادری عفی عنہ
مجلس رضوی ۱۴۳۱ نمبر Rs. 5/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی طلبہ کے لیے نحو کے مختصر اور جامع قواعد

دِرَاسَةُ النَّحْوِ

مؤلفہ

بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ

سابق صدر المدرسین جامعہ منظر اسلام بریلی شریف

ولادت ۱۳۲۷ھ ——— وفات ۱۴۰۲ھ

ناشر

مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور

اعظم گڑھ، یوپی

اشاعت : ——— ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي أنطقنا بكلمة الإسلام ووفّقنا لإصلاح العقائد والكلام والصلاة والسلام على رسوله و حبيبه وعلى آله وصحبه المتأدبين بآدابه.

(۱) جو بات آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں موضوع اور مہمل۔ **موضوع** معنی دار لفظ کو کہتے ہیں اور **مہمل** بے معنی لفظ کو۔ جیسے پانی وانی میں پانی معنی دار لفظ ہے اور وانی بے معنی تو پانی موضوع ہے اور وانی مہمل۔

(۲) لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔ **مفرد** اس لفظِ موضوع کو کہتے ہیں جو چند لفظوں سے مل کر نہ بنا ہو۔ جیسے کتابٌ، قلمٌ ، دواةٌ ۔ **مفرد ہی کو کلمہ بھی** کہتے ہیں۔ اور **مرکب** اس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو چند لفظوں سے مل کر بنا ہو۔ جیسے اللّٰهُ غفورٌ۔ رَجُلٌ مومنٌ۔

(۳) زمانے تین ہیں، ماضی، حال اور مستقبل۔ **ماضی** گزرا ہوا زمانہ جیسے اَمسِ۔ **حال** موجودہ زمانہ جیسے الوقت۔ اليوم۔ **مستقبل** آنے والا زمانہ جیسے الغد۔

(۴) کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل، حرف۔ **اسم** اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس کلمہ سے معنی کے ساتھ اس کا زمانہ معلوم نہ ہو۔ جیسے کتابٌ۔ **فعل** اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس کلمہ سے معنی کے ساتھ اس کا زمانہ بھی معلوم ہو جیسے ذَهَبَ۔ يَذهبُ۔ **حرف** اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، یعنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے اس کا معنی معلوم نہ ہو جیسے مِن، عَلیٰ، اِلیٰ۔

(۵) مرکب کی دو قسمیں ہیں مفید اور غیر مفید۔ **مرکب مفید** اس مرکب کو کہتے ہیں جس کو سن کر کوئی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ **مرکب مفید کو جملہ** بھی کہتے ہیں اور **کلام** بھی۔ **مرکب غیر مفید** اس مرکب کو کہتے ہیں جس کو سن کر نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کسی چیز کی طلب معلوم ہو ــــ مرکب غیر مفید ہمیشہ کسی جملہ کا جز ہی ہوگا۔

(۶) مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں، جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔ **جملہ خبریہ** اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کوئی خبر معلوم ہو یعنی ایسی بات معلوم ہو جس کو سچ اور جھوٹ کہہ سکیں جیسے زَيدٌ ضارِبٌ، ذَهَبَ بكرٌ۔ **جملہ انشائیہ** اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی طلب معلوم ہو یعنی ایسی بات معلوم ہو جو نہ سچ ہو سکتی ہو اور نہ جھوٹ جیسے اَطِيعُوا الرسولَ، لَاتَكفُرْ۔

(۷) جملہ کی دو قسمیں ہیں، جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ۔ **جملہ فعلیہ** اس جملہ کو کہتے ہیں جو فعل معروف اور فاعل یا فعل مجہول اور نائب فاعل سے مل کر بنا ہو جیسے ذَهَبَ زَيدٌ، ضُرِبَ بَكرٌ۔ **جملہ اسمیہ** اس جملہ کو کہتے ہیں جو ایسے دو اسموں سے مل کر بنا ہو کہ ان میں سے کسی ایک اسم کو ساقط کر دینے پر جملہ باقی نہ رہے۔ جیسے زَيدٌ ذَاهِبٌ۔ ان دو اسموں میں سے جو مسند الیہ ہو اس کو **مبتدا** اور جو مسند ہو اس کو **خبر** کہتے ہیں۔ خبر کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے۔ جیسے زَيدٌ يَذهَبُ غُلَامُه۔ زَيدٌ اَبُوه عَالِمٌ۔

(۸) کلمہ کی دو قسمیں ہیں، معرب، مبنی۔ **معرب** اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا آخری حرف یا حرکت عامل کے آنے سے بدل جائے جیسے جَاءَ زَيدٌ، رَأَيتُ زَيداً، مَرَرتُ بِزَيدٍ میں زَيدٌ اور جَاءَ ذُو مَالٍ، رأَيتُ ذَامالٍ، مَرَرتُ بِذِى مالٍ میں ذُو۔ **مبنی** اس کلمہ کو کہتے ہیں کہ عامل کے آنے سے نہ اس کا آخری حرف بدلے نہ آخری حرکت۔ جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَيتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرتُ بِهٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ۔ عامل کل اکیس ہیں جن کا مفصل بیان آئے گا۔

(۹) مبنی چھ ہیں۔ فعل ماضی۔ امر حاضر معروف۔ تمام حروف۔ جملہ۔ اسم غیر متمکن اور وہ فعل مضارع جس کے آخر میں نون جمع مؤنث یا نون تاکید ہو۔

معرب صرف دو ہیں: اسم متمکن اور وہ فعل مضارع جو نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

(۱۰) اسم غیر متمکن کی چودہ قسمیں ہیں۔ **اول** ضمیر، **دوم** اسم اشارہ، **سوم** اسم موصول، **چہارم** اسم فعل، **پنجم** اسم صوت، **ششم** اسم ظرف، **ہفتم** اسم کنایہ، **ہشتم** مرکب بنائی، **نہم** منادی معرفہ جو نہ مضاف ہو نہ مشابہ مضاف، **دہم** لائے نفی جنس کا اسم جو نہ معرفہ ہو، نہ مضاف، نہ مشابہ مضاف، **یازدہم** مضاف بجملہ، **دوازدہم** اسم استفہام، **سیزدہم** اسم شرط، **چہاردہم** فَعَالِ کا ہم شکل۔

(۱۱) ضمیریں ستر (۷۰) ہیں جن میں **چودہ مرفوع متصل** ہیں۔ ضَرَبْتُ ۔ ضَرَبْنَا ۔ ضَرَبْتَ ۔ ضَرَبْتُمَا ۔ ضَرَبْتُم ۔ ضَرَبْتِ ۔ ضَرَبْتُمَا ۔ ضَرَبْتُنَّ ۔ ضَرَبَ ۔ ضَرَبَا ۔ ضَرَبُوا ۔ ضَرَبَتْ ۔ ضَرَبَتَا ۔ ضَرَبْنَ۔ اور **چودہ مرفوع منفصل** ہیں اَنَا ۔ نَحْنُ ۔ اَنْتَ ۔ اَنْتُمَا ۔ اَنْتُم ۔ اَنْتِ ۔ اَنْتُمَا ۔ اَنْتُنَّ ۔ هُوَ ۔ هُمَا ۔ هُم ۔ هِيَ ۔ هُمَا ۔ هُنَّ۔ اور **چودہ منصوب متصل** ہیں۔ ضَرَبَنِى ۔ ضَرَبَنَا ۔ ضَرَبَكَ ۔ ضَرَبَكُمَا ۔ ضَرَبَكُم ۔ ضَرَبَكِ ۔ ضَرَبَكُمَا ۔ ضَرَبَكُنَّ ۔ ضَرَبَهٗ ۔ ضَرَبَهُمَا ۔ ضَرَبَهُم ۔ ضَرَبَهَا ۔ ضَرَبَهُمَا ۔ ضَرَبَهُنَّ۔ اور **چودہ منصوب منفصل** ہیں۔ اِيَّاىَ ۔ اِيَّانَا ۔ اِيَّاكَ ۔ اِيَّاكُمَا ۔ اِيَّاكُم ۔ اِيَّاكِ ۔

اِیَّاکُمَا۔ اِیَّاکُنَّ۔ اِیَّاہ۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُم۔ اِیَّاھَا۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُنَّ۔ اور **چودہ مجرور متصل** ہیں۔ لِیْ۔ لَنَا۔ لَكَ۔ لَكُمَا۔ لَكُمْ۔ لَكِ۔ لَكُمَا۔ لَكُنَّ۔ لَهٗ۔ لَهُمَا۔ لَهُمْ۔ لَهَا۔ لَهُمَا۔ لَهُنَّ۔

(۱۲) فعل مضارع کے تین صیغوں میں ضمیر ہمیشہ مستتر [پوشیدہ] ہوتی ہے۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، اور جمع متکلم اور مضارع و ماضی کے دو صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے، واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب، بشرطے کہ کوئی اسم ظاہر فاعل یا نائب فاعل نہ ہو۔ جیسے زَیدٌ ضَرَبَنِی، هندٌ ضَرَبَتْنِی اور اگر اسم ظاہر فاعل یا نائب فاعل ہو تو ان دونوں صیغوں میں ضمیر مستتر نہ ہوگی۔ جیسے ضَرَبَ زَیدٌ۔ ضَرَبَتْ هندٌ۔ فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں اور مضارع کے باقی نو صیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز [ظاہر] ہوتی ہے۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اور اسم تفضیل کے ہر صیغہ میں ضمیر مستتر ہوتی ہے بشرطے کہ کوئی اسم ظاہر فاعل یا نائب فاعل نہ ہو۔ ضمیر مستتر اور ضمیر بارز کے علاوہ باقی اسموں کو **اسم ظاہر** کہتے ہیں۔

(۱۳) **اسم اشارہ تیرہ** (۱۳) ہیں۔ ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ۔ تَا، تِیْ، تِه۔ ذِه، ذِهِی، تِهِی۔ تَان، تَیْنِ۔ اُولَاء، اُولٰی، ان کے علاوہ هُنَا۔ ثَمَّ مکان کی طرف اشارہ کے لیے ہیں۔

(۱۴) اردو میں **اسم موصول** صرف تین ہی ہیں۔ جو، جس، جن۔ لیکن عربی میں سولہ ہیں۔ اَلَّذِیْ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ، اَللَّوَاتِیْ، اَللَّاتِیْ، مَنْ، مَا، اَیٌّ، اَیَّةٌ، ذُوْ بمعنی الذِیْ، ذَا جو ما استفہامیہ کے بعد ہو، الف لام جو اسم فاعل یا اسم مفعول پر الذی کے معنی میں ہو۔ جیسے الضارب والمضروب۔

(۱۵) اسم موصول کے بعد ایک جملہ خبریہ کا ذکر لازم ہے جس کو **صلہ** کہتے ہیں اور صلہ میں ایک ضمیر غائب لازم ہے جس کا مرجع اسم موصول ہو جیسے الذي ضربتُه لئیمٌ۔ لیکن اسم فاعل اور اسم مفعول پر جو لام الذي کے معنی میں ہو اس کا صلہ خود وہی اسم فاعل یا اسم مفعول ہوگا۔

(۱۶) اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ مضاف ہوں اور ان کا صلہ ایسا جملہ اسمیہ ہو جس کا مبتدا محذوف ہو اور اگر یہ شرط نہ پائی جائے تو اَیٌّ اور ایةٌ معرب ہوں گے۔

(۱۷) **اسم فعل** اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے معنی میں مستعمل ہو۔ اسم فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اول فعل ماضی کے معنی میں جیسے هَیْهَات، شتان، سرعان۔ دوم امر حاضر کے معنی میں جیسے نَزَالِ، رُوَیدَ، بَلْهَ، حیّهل۔

(۱۸) **اسم صوت** اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی کی آواز کی نقل منظور ہو یا کسی جانور کو اس لفظ سے بلانا، ہانکنا یا روکنا وغیرہ منظور ہو جیسے اُحْ اُحْ، اُفِّ، بَخٍّ، نَخٍّ، غَاقِ۔

(۱۹) اسم ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو زمان یا مکان پر دلالت کرے۔ بعض ظروف ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں جیسے اِذْ ، اِذا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ ، قَطُّ، عَوْضُ، اَیْنَ، اَنّیٰ، لدیٰ، لَدُن۔ اور بعض ظروف ایسے ہیں کہ جب ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو وہ ضمہ پر مبنی ہوں گے ورنہ معرب جیسے قَبلُ، بَعدُ، فوقُ، تحتُ، قُدّامُ، خَلفُ، وَراءُ، اَمامُ، اسفلُ، دُونُ۔

(۲۰) اسم کنایہ اس اسم کو کہتے ہیں جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے جیسے مبہم عدد کے لیے کَم، کذا، کَاَیِّنْ اور مبہم بات کے لیے کَیْتَ وذَیْتَ۔

(۲۱) مرکب بنائی نو (۹) ہیں اَحَدَ عَشَرَ، اثنا عَشَرَ، ثلاثَۃَ عشَرَ، اَربعۃَ عشَرَ، خَمسۃَ عَشَرَ، سِتّۃَ عَشَرَ، سبعۃَ عَشَرَ، ثَمانیۃَ عشَرَ، تِسعۃَ عشَرَ۔

مرکب بنائی کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں مگر اثنا عَشَرَ کا پہلا جز معرب ہے۔

(۲۲) اسم کی دو قسمیں ہیں، معرفہ، نکرہ۔ **معرفہ** اس اسم کو کہتے ہیں جس سے معین چیز سمجھی جائے جیسے عیسیٰ، ابراھیم، کوفہ، بصرہ۔ اور **نکرہ** اس اسم کو کہتے ہیں جس سے معین چیز نہ سمجھی جائے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔ نکرہ کی علامت اردو میں یہ ہے کہ اس کے شروع میں "کوئی" لگانا صحیح ہو۔

(۲۳) معرفہ کی سات قسمیں ہیں، **اول** ضمیر، **دوم** اسم اشارہ، **سوم** اسم موصول، **چہارم** علم جیسے عیسیٰ، **پنجم** معرفہ بہ الف لام، جیسے الرجُل، **ششم** معرفہ بہ ندا جیسے یا رجلُ، **ہفتم** مضاف بہ معرفہ جیسے غلامُہ، غلامُ ھذا، غلامُ الذی عندی، غلام عیسیٰ، غلامُ اُختِ الرَّجل۔

(فائدہ) ندا سے اگر تعیین کا قصد نہ ہو تو منادی معرفہ نہ ہوگا جیسے اندھا پکارے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ یوں ہی جب اضافت لفظیہ ہو تو مضاف معرفہ نہ ہوگا جیسے حَسَنُ الوجہ۔

(۲۴) اسم کی دو قسمیں ہیں، مذکر، مؤنث۔ **مذکر** اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ۔ **مؤنث** اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث ہو جیسے امرأۃٌ ۔ علامت تانیث چار ہیں: تاے متحرکہ جو حالت وقف میں ھا بن جائے جیسے طلحۃُ۔ الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبلیٰ۔ الف ممدودہ جس کے بعد ہمزہ زائدہ ہو جیسے حمراء، تاے مقدرہ جیسے ارضٌ کہ اصل میں ارضۃ تھا اس لیے کہ اَرضٌ کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ ہے اور تصغیر میں اسم کے سب حروف ظاہر ہو جاتے ہیں۔

جس مؤنث میں تا مقدر ہو اس کو **مؤنث سماعی** اور **مؤنث معنوی** کہتے ہیں۔

(۲۵) الف مقصورہ اس الف کو کہتے ہیں جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔ اور **الف ممدودہ** اس الف کو کہتے ہیں جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو۔

(۲۶) اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ، جمع۔ **واحد** اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ۔ **تثنیہ** اس اسم کو کہتے ہیں جو واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور یا یاے ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگانے سے بنا ہو اور دو واحد پر دلالت کرتا ہو جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ۔ **جمع** اس اسم کو کہتے ہیں جو واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنا ہو اور دو واحد سے زیادہ پر دلالت کرتا ہو۔ واحد میں تغیر کبھی لفظاً ہوتا ہے جیسے اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔ اور کبھی تقدیراً جیسے فُلْکٌ کہ یہ قُفْلٌ کے وزن پر واحد ہے اور اُسُدٌ کے وزن پر جمع۔

(۲۷) باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں۔ تکسیر، تصحیح۔ **جمع تکسیر** اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو جیسے رِجَالٌ، مَسَاجِدُ۔ جمع تکسیر کو جمع مکسر بھی کہتے ہیں۔ **جمع تصحیح** اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ جمع تصحیح کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

(۲۸) جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔ **جمع مذکر سالم** اس جمع سالم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح، یا یاے ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔ **جمع مؤنث سالم** اس جمع سالم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف اور تا ہو جیسے مسلماتٌ، سفرجلاتٌ، خالیاتٌ۔

(۲۹) **اسم مقصور** اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ موجود ہو یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو جیسے مُوْسیٰ، حُبْلیٰ، عَصاً۔ **اسم منقوص** اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یاے ماقبل مکسور موجود ہو یا اجتماع ساکنین سے گر گئی ہو جیسے القاضی، قاضٍ۔ **صحیح** نحویوں کی اصطلاح میں اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیدٌ، فَرَسٌ، یقرأ، یَوْجَلُ۔ **قائم مقام صحیح** اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

(۳۰) اسم متمکن کی دو قسمیں ہیں۔ منصرف، غیر منصرف۔ **منصرف** اس اسم کو کہتے ہیں جس میں نہ تو منع صرف کے دو سبب ہوں نہ کوئی ایسا ایک سبب ہو جو دو سبب کے قائم مقام ہے اور **غیر منصرف** اس اسم کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے دو سبب ہوں یا ایسا ایک سبب ہو جو دو سبب کے قائم مقام ہے۔

(۳۱) اسباب منع صرف نو (۹) ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں:

عَدلٌ وَّوَصفٌ وَتانیثٌ و معرفۃٌ و عُجمَۃٌ ثُمَّ جَمعٌ ثُمَّ تَرکِیبٌ
والنونُ زائدۃٌ مِنْ قَبْلِھا الفٌ ووَزْنُ فِعْلٍ وھذا القولُ تقریبٌ

عدل۔ اس اسم کو کہتے ہیں جس کا مادہ باقی ہو اور صرفی قاعدے کے بغیر اپنا اصلی صیغہ چھوڑ کر دوسرا صیغہ اختیار کیے ہوئے ہو جیسے عامر سے عُمَر اور زَافِر سے زُفَر، ثلاثۃٌ ثلاثۃٌ سے ثُلاثُ اور مَثْلَثُ نہ کہ اَخوٌ سے اَخٌ اس لیے کہ مادہ باقی نہیں۔ اور نہ مرمُوِیٌ سے مرمِیٌ۔ اس لئے کہ صرفی قاعدہ سے متغیر ہوا ہے۔

اوزان عدل را بتمامی تو شش شمر مَفْعَل فُعَل مثالُھما مَثْلَث و عُمَر
فَعْلِ ست ہمچو اَمْسِ فُعال ست چوں ثُلاث دیگر فَعالِ داں چوں قَطامِ فَعَل سَحَر

وصف۔ اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کوئی غیر معین چیز اور اس کی صفت سمجھ میں آئے جیسے اَحْمَر سے کوئی سرخ چیز اور اَسْوَد سے کوئی کالی چیز سمجھ میں آتی ہے۔ وصف وعَلَم ایک اسم میں جمع نہیں ہو سکتے اس لیے کہ وصف سے غیر معین چیز سمجھ میں آتی ہے اور عَلَم سے معین چیز۔

تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لیے عَلَم ہونا شرط ہے۔ لہذا جس اسم میں تانیث بالتاء یا تانیث معنوی ہو اور وہ علم نہ ہو اس میں تانیث غیر منصرف کا سبب نہ بنے گی جیسے ظُلُمَۃٌ اَرْضٌ۔

تانیث بالالف المقصورہ اور تانیث بالالف الممدودہ دو سبب کے قائم مقام ہیں جیسے حُبلیٰ، حَمراءُ۔

معرفہ کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لئے عَلَم ہونا شرط ہے۔ لہذا جو اسم معرفہ ہو لیکن علم نہ ہو اس میں معرفہ غیر منصرف کا سبب نہ بنے گا جیسے غلامُ زیدٍ میں غلام۔

عجمہ۔ اس لفظ کو کہتے ہیں جو اصل میں عربی نہ ہو۔ عجمہ کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لیے یہ شرط ہے کہ عربی زبان میں مستعمل ہونے سے پہلے عجم میں علم ہو یا عربی زبان میں شروع ہی سے علم بن کر مستعمل ہوا ہو جیسے ابراھیم اور قالون اور یہ شرط بھی ہے کہ ثلاثی ساکن الاوسط نہ ہو۔ لہذا نوح، لوط اور لجام منصرف ہیں۔

جمع سے اس مقام پر جمع منتہی الجموع مراد ہے یعنی جس جمع میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں یا تین جن میں بیچ والا حرف ساکن ہو جیسے مساجدُ، مصابیحُ۔ جمع منتہی الجموع دو سبب کے قائم مقام ہے لیکن اس کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کے آخر میں تاے تانیث نہ ہو لہذا اصَیاقِلۃ اور فَرَازِنَۃ منصرف ہیں۔

ترکیب سے اس مقام پر مراد یہ ہے کہ دو اسموں کو ملا کر کسی تیسری چیز کا نام رکھ دیا گیا ہو اور

تیسری چیز کا نام رکھنے سے پہلے ان دونوں اسموں میں ترکیب نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ جو ایک شہر کا نام ہے۔

الف ونون زائدتان کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لیے یہ شرط ہے کہ علم ہو یا ایسا وصف ہو کہ جس کا مؤنث نہ ہو یا اس کے مؤنث میں تاے تانیث نہ ہو، لہذا اگر ایسا وصف ہو کہ جس کے مؤنث میں تاے تانیث ہو تو الف ونون زائدتان غیر منصرف کا سبب نہ بنیں گے لہذا عریانٌ اور ندمانٌ منصرف ہیں۔

وزن فعل سے مراد یہ ہے کہ اس وزن پر کوئی فعل ہو۔ وزن فعل کو غیر منصرف کا سبب ماننے کے لیے یہ شرط ہے کہ عربی زبان میں کوئی اسم اصل وضع میں اس وزن پر نہ ہو یا اس کے شروع میں اَتَیْنَ کا کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں تاے تانیث نہ آئے یا تاے تانیث آئے تو خلاف قیاس آئے۔ لہذا ضَرَبٌ اور یعملٌ میں وزن فعل غیر منصرف کا سبب نہیں ہے اور اربعٌ جب کسی مرد کا نام رکھا جائے تو وہ غیر منصرف ہوگا۔

(۳۲) اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔ **اول** واحد منصرف صحیح غیر مضاف بیاے متکلم، **دوم** واحد منصرف قائم مقام صحیح غیر مضاف بیاے متکلم، **سوم** جمع مکسر منصرف غیر منقوص وغیر مضاف بیاے متکلم، **چہارم** جمع مؤنث سالم، **پنجم** غیر منصرف، **ششم** اسماے ستہ مکبرہ جو واحد ہوں اور غیر یاے متکلم کی طرف مضاف ہوں، **ہفتم** تثنیہ، **ہشتم** جو کلا و کلتا ضمیر کی طرف مضاف ہوں، **نہم** اثنان و اثنتان، **دہم** جمع مذکر سالم، **یازدہم** اولو، **دوازدہم** عشرون، ثلاثون، اربعون، خمسون، سِتُّون، سبعون، ثمانون، تِسعون، **سیزدہم** اسم مقصور، **چہاردہم** مضاف بیاے متکلم غیر تثنیہ وغیر جمع مذکر سالم، **پانزدہم** اسم منقوص، **شانزدہم** جمع مذکر سالم جو یاے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

(۳۳) اسماے ستہ کے معنی چھ اسم ہیں لیکن یہاں مخصوص یہ چھ اسم مراد ہیں اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، ھَنٌ، فَمٌ، ذُوْ۔

(۳۴) واحد منصرف صحیح غیر مضاف بیاے متکلم اور واحد منصرف قائم مقام صحیح غیر مضاف بیاے متکلم اور جمع مکسر منصرف غیر منقوص وغیر مضاف بیاے متکلم کا رفع ضمہ سے اور نصب فتحہ سے اور جر کسرہ سے ہوگا جیسے جاء زیدٌ و دلوٌ و رجالٌ - رأیت زیداً و دلواً ورجالاً - مررتُ بزیدٍ ودلوٍ ورجالٍ -

(۳۵) جمع مؤنث سالم کا رفع ضمہ سے اور نصب وجر کسرہ سے ہوگا جیسے: جاء ت مسلماتٌ وخالیاتٌ۔ رأیت مسلماتٍ وخالیاتٍ - مررت بمسلماتٍ و خالیاتٍ۔

(۳۶) غیر منصرف کا رفع ضمہ سے اور نصب وجر فتحہ سے ہوگا۔ جیسے جاء عمرُ - رأیتُ عمرَ - مررتُ بعمرَ۔

(۳۷) اسمائے ستہ مکبرہ جو واحد ہوں اور غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں، ان کا رفع واو سے، نصب الف سے اور جر "یا" سے ہوگا۔ جیسے جاء ذومال۔ رأیت ذامال۔ مررت بذی مال۔

(۳۸) تثنیہ اور کلا وکلتا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور اثنان و اثنتان ان تینوں قسموں کا رفع الف سے، نصب و جر یائے ماقبل مفتوح سے جیسے جاء رجلان وکلاھما و اثنان۔ رأیت رجلین وکلیھما و اثنین۔ مررت برجلین وکلیھما و اثنین۔

(۳۹) جمع مذکر سالم اور اولو اور عشرون تا تسعون۔ ان تینوں قسموں کا رفع واو ماقبل مضموم اور نصب و جر یائے ماقبل مکسور سے ہوگا جیسے جاء مسلمون و اولو مال وعشرون رجلا۔ رأیت مسلمین واولی مال و عشرین رجلا۔ مررت بمسلمین واولی مال وعشرین رجلا۔

(۴۰) اسم مقصور اور مضاف بیائے متکلم غیر تثنیہ وغیر جمع مذکر سالم۔ ان دونوں قسموں کا رفع ضمۂ تقدیری سے، نصب فتحۂ تقدیری سے اور جر کسرۂ تقدیری سے ہوگا اور لفظ میں دونوں قسمیں ہمیشہ یکساں رہیں گی جیسے جاء موسی وعصا وغلامی وابی۔ رأیت موسی وعصا وغلامی وابی۔ مررت بموسی وعصا وغلامی وابی۔

(۴۱) اسم منقوص کا رفع ضمۂ تقدیری سے، نصب فتحۂ لفظی سے اور جر کسرۂ تقدیری سے ہوگا جیسے جاء القاضی و قاضٍ و رأیت القاضیَ وقاضیاً و مررت بالقاضی وقاضٍ۔

(۴۲) جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا رفع واو تقدیری سے اور نصب و جر یائے ماقبل مکسور سے ہوگا جیسے جاء مسلِمِیَّ۔ رأیتُ مسلِمِیَّ۔ مررت بمسلِمِیَّ۔

(۴۳) عامل اکیس (۲۱) ہیں۔ **اول** حروف جارہ، **دوم** حروف مشبّہ بفعل، **سوم** ماولا مشابہ بلیس، **چہارم** لائے نفی جنس، **پنجم** حروف ندا، **ششم** نواصب مضارع، **ہفتم** جوازم مضارع، **ہشتم** تمام افعال، **نہم** اسمائے شرطیہ، **دہم** اسم فعل بمعنی ماضی، **یازدہم** اسم فعل بمعنی امر حاضر، **دوازدہم** اسم فاعل، **سیزدہم** اسم مفعول، **چہاردہم** صفت مشبّہ، **پانزدہم** اسم تفضیل، **شانزدہم** مصدر، **ہفدہم** مضاف، **ہیژدہم** اسم تام، **نوزدہم** اسمائے کنایہ، **بستم** ابتدا یعنی عامل لفظی سے اسم کا خالی ہونا، **بست و یکم** مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا۔

(۴۴) قسم اول میں حروف جارہ ہیں سترہ — دیکھ لو اس بیت میں وہ سب لکھے ہیں ایک جا

باو تا و کاف ولام وواو، منذ، مذ، خلا   رُبَّ، حاشا، من، عدا، فی، عن، علیٰ، حتی، الیٰ

حرف جار جس اسم پر آئے گا اس کے آخر میں جر کرے گا۔ جیسے بحجارۃٍ ، من سجیلٍ۔

(۴۵) قسم دوم میں مشابہ فعل کے چھ حرف ہیں   ان سبھوں کو مع عمل اک شعر میں ہے لکھ دیا

اِنَّ اور اَنَّ، کاَنَّ، لیتَ،لکنَّ لَعَل   مبتدا کے ناصب اور رافع خبر کے ہیں سدا

حرف مشبہ بفعل جملہ اسمیہ پر آتا ہے مسندالیہ کو نصب اور مسند کو رفع کرتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰہَ غفورٌ۔ مسندالیہ کو حرف مشبہ بفعل کا اسم اور مسند کو حرف مشبہ بفعل کی خبر کہتے ہیں۔

(۴۶) قسم سوم میں ہیں لیس سے مشابہ ما ولا   ہیں یہ رافع اسم کے ناصب خبر کے دائما

ما تو نکرہ و معرفہ دونوں پہ آتا ہے مگر   لا فقط نکرہ پہ آتا ہے اے عزیز باصفا

ماولا جملہ اسمیہ پہ آتے ہیں مسندالیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرتے ہیں جیسے ما ھذا بشراً ، لا رجلٌ قائماً۔

(۴۷) لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر آتا ہے خبر کو بہر حال رفع کرتا ہے اور جب لائے نفی جنس اور اس کے اسم میں فصل نہ ہو اور اس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو اسم کو نصب کرتا ہے۔ جیسے لا غلام رجلٍ قائم، لا عشرین درھما لك۔ اور جب لائے نفی جنس اور اس کے اسم میں فصل نہ ہو اور اس کا اسم نہ معرفہ ہو، نہ مضاف، نہ مشابہ مضاف تو علامت نصب پر مبنی ہوگا۔ جیسے لا ریبَ فیہ۔ لا رجلَیْنِ قائمانِ فی الدار۔

(فائدہ) جو اسم اپنا پورا معنی ظاہر کرنے میں دوسرے اسم کا محتاج ہو اسے مشابہ مضاف کہتے ہیں جیسے طالِعٌ، عشرون۔

(۴۸) یا وھمزہ اور ایا و اَیْ ھَیا   ہیں یہ ندا کے واسطے اے پارسا

حرف ندا منادی مضاف کو نصب کرتا ہے جیسے یاعبدَ اللّٰہ، اور مشابہ مضاف کو بھی نصب کرتا ہے جیسے یا طالعاً جبلاً ۔ اور جو نکرہ ندا کے بعد بھی معرفہ ہو اس کو نصب کرتا ہے جیسے اندھا پکارے یار جلاً خُذْ بیدی۔ اور منادی معرفہ جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف وہ علامت رفع پر مبنی ہوگا۔ خواہ قبل ندا معرفہ ہو یا بعد ندا معرفہ بن گیا ہو۔ جیسے یا زیدُ،یا رجلُ ،یا زیدانِ ، یا رجلانِ ،یا زیدون یا مسلمون، یا موسی، یا قاضی۔

(۴۹) اَنْ ولَنْ پھر کَیْ اِذَنْ ہیں یہ حروف ناصبہ   کرتے ہیں منصوب مستقبل کو بے شک مطلقا

اَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اسی لیے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں جیسے یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُخَفِّفَ عَنْکُمْ کا معنی یُرِیْدُ اللّٰہُ التَّخْفِیفَ عنکم ہے۔

(۵۰) اِنْ ولَمْ،لمّا ولام امر اورلائے نہی فعل مستقبل کے جازم ہیں یہ پانچوں بے خطا
جیسے اِن تَنْصُرْ اَنْصُرْ ، لم یَنْصُرْ ، لما یَنْصُرْ ،لِیَنْصُرْ ، لَا تَنْصُرْ ۔

(۵۱) افعال ناقصہ سترہ (۱۷) ہیں ۔ کَانَ ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ،اَضْحیٰ، اَمسیٰ، عَادَ، عاضَ ،غَدا، رَاحَ، مازال، ما انفك، ما بَرِحَ،ما فَتِیٔ، ما دام،لیس۔

افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر آتے ہیں مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرتے ہیں ۔ جیسے کان زیدٌ قائماً ۔ مسند الیہ کو فعل ناقص کا اسم اور مسند کو فعل ناقص کی خبر کہتے ہیں ۔

(۵۲) عسی، کاد ،اوشك، کرب، طَفِقَ،اخذ،جعل افعال مقاربہ ہیں ۔ جملہ اسمیہ پر آتے اور افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں ۔ افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے ۔
جیسے عسیٰ زید اَنْ یَخرجَ۔

(۵۳) نِعْمَ ، حبّذا۔ مدح کے لیے اور بِئْسَ، سَاءَ ذم کے لیے ہیں ۔ حبّ فعل ہے اور ذا فاعل ۔ باقی تینوں کا فاعل کبھی معرف باللام ہوتا ہے اور کبھی معرف باللام کی طرف مضاف اور کبھی وہ ضمیر مستتر جس کی تمیز نکرۂ منصوبہ یا لفظ ما ہو جیسے نعم الرجل زیدٌ، نعم اجر العاملین ھو، بئس مثلا ن القوم، نِعِمَّا ھی بمعنی نعم شیئاً ھی۔ فعل مدح کے فاعل کے بعد والے اسم کو مخصوص بالمدح اور فعل ذم کے فاعل کے بعد والے اسم کو مخصوص بالذم کہتے ہیں ۔ یہ اسم مبتدائے مؤخر ہے اور فعل مدح یا ذم اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم۔

(۵۴) فعل معروف اپنے فاعل کو رفع کرتا ہے اور سات اسم کو نصب کرتا ہے ۔ اول مفعول مطلق، دوم مفعول بہ، سوم مفعول فیہ، چہارم مفعول معہ ، پنجم مفعول لہ، ششم حال، ہفتم تمیز۔

اور فعل مجہول فاعل کے بجائے ایک مفعول کو رفع کرتا ہے اور باقی مفاعیل اور حال و تمیز کو نصب کرتا ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ بکراً مَشْدُوْداً ضرباً شدیداً یومَ الجُمُعۃِ اَمامَ الامیرِ وَالخَشَبۃَ تادیباً۔ اور جیسے حَسُنَ زَیدٌ علماً و حَسُنَ بکرٌ عملاً۔

فعل لازم کے لیے مفعول بہ نہیں ہوتا اور فعل مجہول کے لیے فاعل نہیں ہوتا اور فعل مجہول جس مفعول کو رفع کرتا ہے اس کو نائب فاعل کہتے ہیں اور جو تمیز کلمہ کا ابہام دور کرتی ہے اس کا ناصب اسم تام اور اسم کنایہ ہے اور جو تمیز نسبت کا ابہام دور کرتی ہے اس کا ناصب فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

(۵۵) اسمائے شرطیہ نو (۹) ہیں ۔ من و ما، مھما و اَیٌّ،حیثما،اذما، متیٰ، اَینَ اور اَنّیٰ۔

اسمائے شرطیہ اور اِنْ شرطیہ دو جملوں پر آتے ہیں۔ پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ شرط و جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبنی اَضْرِبك، اِنْ تَضْرِبْنی ضربتك، اِنْ تَضْرِبْ بكراً فزيدٌ ضاربٌ۔ اور اگر صرف جزا مضارع ہو تو مضارع میں رفع اور جزم دونوں جائز ہیں جیسے اِنْ ضَرَبْتَنی اَضْرِبُكَ، اِنْ ضَرَبْتَنی اَضْرِبْكَ۔

(۵۶) اسم فعل بمعنی ماضی فاعل کو رفع کرتا ہے جیسے هيهات يومُ العيدِ اَیْ بَعُدَ۔ اور اسم فعل بمعنی امر حاضر مفعول بہ کو نصب کرتا ہے۔ جیسے رُوَيد زيداً اَیْ اَمْهِلْهُ۔

(۵۷) جو اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو وہ اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اسم فاعل خبر ہو جیسے زيدٌ ضاربٌ ابوه بكراً، یا صفت ہو جیسے جاء رجلٌ ضَارِبٌ ابوه بكراً، یا حال ہو جیسے جاء زيدٌ ضارباً ابوه فرساً، یا اس پر حرف استفہام یا حرف نفی یا الف لام بمعنی الذي ہو جیسے اَضَارِبٌ زيدٌ فرساً، ماضاربٌ زيدٌ فرساً، الضاربُ ابوه بكرا اعرابِيٌّ۔ ان سب میں ضاربٌ کا وہی عمل ہے جو يضرِبُ کا عمل ہے۔ اور جو اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہو اور اس پر الف لام بمعنی الذي ہو وہ بھی اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے جیسے الضاربُ ابوه بكرا امسِ بغداديٌّ۔

(تنبیہ) مبالغہ کا جو صیغہ فاعل کے لیے ہو وہ اسم فاعل کے حکم میں ہے جیسے زيدٌ ضرّابٌ ابوه بكرا۔ اور جب اسم فاعل مصغّر ہو جائے تو عمل نہیں کرے گا۔

(۵۸) جو اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو وہ اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اسم مفعول خبر یا صفت یا حال ہو یا اس پر حرف استفہام یا حرف نفی یا الف لام بمعنی الذي ہو جیسے زيدٌ معطیً ابوه درهما، اس میں معطیً کا وہی عمل ہے جو يعطیٰ کا ہے۔ اور جو اسم مفعول ماضی کے معنی میں ہو اور اس پر الف لام بمعنی الذي ہو وہ بھی اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے۔ جیسے المعطیٰ ابوه درهماً امسِ نصرانيٌّ۔

(تنبیہ) جب اسم مفعول مصغّر ہو جائے تو عمل نہیں کرے گا۔

(۵۹) صفتِ مُشَبَّہ اپنے فعل معروف کا عمل کرتی ہے بشرطیکہ صفت مشبہ خبر یا صفت یا حال ہو یا اس پر حرف استفہام یا حرف نفی ہو جیسے زيدٌ حَسَنٌ غلامه۔

(۶۰) اسم تفضیل اپنے فعل کا عمل کرتا ہے لیکن مفعول بہ میں عمل نہیں کرتا ہے اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے مگر صرف ایک صورت میں جو بداية النحو میں مذکور ہے۔

(۶۱) مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرطے کہ مفعول مطلق نہ ہو، نہ موصوف ہو، نہ مصغّر ہو اور نہ اپنے معمول سے مؤخر ہو جیسے اَعْجَبَنی ضَرْبُ زیدٍ بکراً۔ جو مصدر معرف باللام ہو اس کا عمل شاذ ہے۔

(۶۲) مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے غلامُ زیدٍ شابٌّ۔

(۶۳) اسم تام[1] اس اسم کو کہتے ہیں جو مضاف ہو یا اس کے آخر میں تنوین ظاہر ہو یا تنوین مقدر ہو یا نون تثنیہ یا مشابہ نون جمع ہو جیسے عشرون، ثلاثون وغیرہ۔ اسم تام ایسے اسم کو نصب کرتا ہے جو اسم تام کا ابہام دور کرے جیسے عِنْدِی مِلْؤُالکَفِّ عَسَلاً، عندی رَطلٌ زَیْتاً، عندی احدعشر فَرَساً، انا اکثر منك مالا، رُبَّہٗ[2] رجلا لقیت، ماذا اَرَادَ اللّٰہُ بھذا مثلاً، عندی رَطلانِ زَیْتاً، عندی سَبعون حِماراً۔

(۶۴) کم استفہامیہ اور کَذَا و کَاَیِّنْ تمیز کو نصب کرتے ہیں جیسے کم رجلاً عندك، عندی کذا درھماً، کاین رَجُلاً لقیتُہ۔ اور کم خبریہ تمیز کو جر کرتا ہے جیسے کم مالٍ اَنفقْتُ، کم دارٍ بَنَیْتُ۔ اور اگر کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کے علاوہ کوئی چیز ہو تو کم خبریہ کی تمیز کو نصب ہوگا جیسے کم فی الدار رجلاً۔

(۶۵) عامل معنوی دو ہیں اول ابتدا یعنی عامل لفظی سے اسم کا خالی ہونا، دوم فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا۔ مبتدا اور خبر کو ابتدا رفع کرتا ہے جیسے زیدٌ قائمٌ۔ فعل مضارع جب ناصب و جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوگا جیسے یضربُ، یضربان، یضربون۔

(۶۶) اِلّاَ، غیرُ، سِوىٰ، سُوَىٰ، سَواءَ، حاشا، خلا، عدا، ماخلا، ماعدا، لیس، لایکون

---

[1] اسم تام۔ قال الجامی قدس سرہٗ السامی "ما یتم بہ المفرد وھوالتنوین کما فی رطل زیتا اوالنون کمافی منوان سمنا اوالاضافۃ کما فی علی التمرۃ مثلھا زبدا". قال مولاناعبد الرحمن محشی الجامی قولہ "وھوالتنوین اعم من ان یکون لفظا اوتقدیرا، الأول کما فی رطل زیتا والثانی کمافی خمسۃ عشر رجلا" . وقال ایضاقولہ" اوالنون اعم من ان یکون نون التثنیۃ اونون شبہ الجمع نحوعشرون لا نون الجمع نحو حسنون وجھا لان التمییز فیہ عن ذات مقدرۃ". وقال مولاناعبد الغفور قولہ" اوالنون سواء کان فی التثنیۃ اوشبہ الجمع نحو عشرین لا نون الجمع نحوحسنون وجھا لان التمییز فیہ یکون عن ذات مقدرۃ". وقال ایضا قولہ" بنون الجمع" اراد شبہ نون الجمع وقال مولاناعبد الرحمن محشی الجامی قولہ" فلا تجوز الاضافۃ الا[illegible]لۃ فی نون الجمع" اراد شبہ نون الجمع لان التمییز فی الجمع یرفع الابھام عن النسبۃ مع ان الکلام فی ما یرفعہ عن الذات المذکورۃ الا تری ان وجوھافی قولنا الزیدون حسنون وجوھا یرفع الابھام عن نسبۃ الحسن الی زیدون . ۱۲

[2] قولہ رُبَّہٗ رجلا لقیت و مثلہ قولھم نِعْم رجلا زید و قولھم للّٰہ درّہ رجلا. قال مولانا عبد الغفور ناقلا عن الشیخ الرضی" والناصب للتمییز ھو نفس الضمیر و اسم الاشارۃ " اھ . قال عبد الحکیم "و لا یظن ان الناصب فی نعم رجلا و بئس رجلا ھو الفعل" .۱۲

کلمات استثنا ہیں ۔کلمۂ استثنا کے بعد جو اسم مذکور ہو اس کو **مُسْتَثْنیٰ** کہتے ہیں۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں متصل اور منقطع۔ **مستثنیٰ متصل** اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے جاء القوم الازیدا۔ **مستثنیٰ منقطع** اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے جاء القوم الاحمارا۔ مستثنیٰ خواہ متصل ہو یا منقطع بہرحال اس کے لیے مستثنیٰ منہ کا حکم نہیں ہوتا۔

(۶۷) [۱] مستثنیٰ منقطع ہو [۲] یا مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو [۳] یا کلام مُوْجَب میں اِلَّا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو [۴] یا مستثنیٰ خلا ، عدا ، ماخلا ، ماعدا ، لیس ، لایکون کے بعد ہو تو ان چار صورتوں میں مستثنیٰ کو نصب واجب ہے۔[۵] اور اگر مستثنیٰ کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ میں دو طریقے جائز ہیں۔نصب اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب۔[۶] اور اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا۔ [۷] غیر ، سِوی ، سُوی ، سَوَاء ، سِوَاء اور حاشا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا۔

(تنبیہ) کلام موجب اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں نفی ، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو۔

(۶۸) توابع پانچ ہیں ۔ صفت ، تاکید ، بدل ، معطوف ، عطف بیان ۔ یہ پانچوں اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع ہوتے ہیں یعنی جو اعراب متبوع کا ہوتا ہے وہی اعراب تابع کا بھی ہوتا ہے ۔لہذا موصوف کو جو اعراب ہوگا وہی اعراب اس کی صفت کو بھی ۔اور مؤکَّد کو جو اعراب ہو وہی تاکید کو بھی اور مُبْدَل منہ کو جو اعراب ہوگا وہی بدل کو بھی ، اور معطوف علیہ کو جو اعراب ہوگا وہی معطوف کو بھی ، اور مُبَیَّن کو جو اعراب ہوگا وہی اعراب عطف بیان کو بھی ہوگا۔

(۶۹) صفت کی دو قسمیں ہیں ۔ صفت بحالہ اور صفت بحال متعلقہ ۔**صفت بحالہ** اس صفت کو کہتے ہیں جو خود موصوف میں پائی جائے جیسے رجلٌ عالمٌ ۔ **صفت بحالِ متعلقہ** اس صفت کو کہتے ہیں جو موصوف کے متعلق میں پائی جائے جیسے رجلٌ عالم ابوہ۔

(۷۰) صفت بحالہ چار چیزوں میں ہمیشہ اپنے موصوف کے موافق ہوگی۔ اول تعریف وتنکیر ، دوم تذکیر وتانیث ، سوم افراد ، تثنیہ ، جمع ، چہارم رفع ، نصب اور جر۔

صفت بحال متعلقہ دو چیزوں میں اپنے موصوف کے موافق ہوگی اول تعریف وتنکیر ، دوم رفع ، نصب ، جر۔

(فائدہ) ضمیر نہ صفت ہوتی ہے نہ موصوف ۔اور جملہ خبریہ نکرہ کی صفت بنتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ

اس میں ایک ضمیر ایسی ہو جو موصوف کی طرف راجع ہو جیسے جاء رجلٌ غلامہ حسنٌ۔

(۷۱) لفظ مکرر ہو خواہ حقیقۃً خواہ حکماً تو تابع کو **تاکید لفظی** کہتے ہیں جیسے جاء زیدٌ زیدٌ ، ضَرَبْتَ انتَ۔ اور نفسٌ ، عینٌ، کلا وکلتا ، کلٌّ ۔جب یہ پانچوں ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع ہوں تو ان کو **تاکید معنوی** کہتے ہیں۔یوں ہی اجمعُ بھی اعراب میں اپنے ماقبل کا تابع ہو تو وہ بھی تاکید معنوی ہوگا۔اور اکتعُ، ابتعُ، ابصعُ اعراب میں اَجمعُ کے تابع ہیں لہذا یہ تینوں بھی تاکید معنوی ہیں۔

(۷۲) بدل اس تابع کو کہتے ہیں جس کے متبوع کی طرف نسبت مقصود نہ ہو بلکہ اسی تابع کی طرف نسبت مقصود ہو۔بدل کی چار قسمیں ہیں۔بدل الکل جیسے جاء زیدٌ اَخوکَ۔بدل البعض جیسے قُطِعَتْ شَجَرَۃٌ اَغْصَانُھَا۔بدل الاشتمال جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبُہ ،سُرِقَ زیدٌ مالُہ۔بدل الغلط جیسے نَھِقَ رجلٌ حمارٌ۔

(۷۳) دس حروف عطف ہیں مشہور یعنی واو، فا ثمّ ،حتی،او، و اِمّا، ام وبل ، لکنْ و لا حرف عطف کے بعد جو کلمہ ہوتا ہے اس کو **معطوف** کہتے ہیں اور جو پہلے ہو اس کو **معطوف علیہ**۔جیسے جاء زیدٌ و بکرٌ۔

(۷۴) عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے اَقْسَمَ باللّٰہِ اَبو حفصٍ عُمَر۔

(۷۵) واحد و اثنان کی تمیز نہیں آتی۔ ثلاث سے عشر تک آٹھ اسموں کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے جیسے ثلاثۃ رجالٍ ،اور عشر ومائۃ کے مابین اعداد کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔جیسے احد عشر کو کباً ۔ مائۃ و الف اور ان دونوں کے تثنیہ وجمع کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔جیسے مائۃ رجل، مائتا رجل، مئات رجل، الف رجل، الفا رجل، الوف رجل۔

(۷۶) جمع مذکر سالم پر اسم عدد نہیں آتا۔لہذا ثلاثۃ مسلمین نہیں کہا جائے گا۔دو یا زیادہ اعداد حرف عطف کے ساتھ مذکور ہوں تو جو عدد آخر میں مذکور ہوگا اس کی تمیز آئے گی اور باقی کی تمیز محذوف ہوگی جیسے مائۃ و اربعۃ عشر رجلاً۔

(۷۷) واحد و اثنان کی تذکیر و تانیث ہمیشہ قیاس کے موافق آتی ہے ،ثلاث سے تسع تک،سات اسموں کی تذکیر و تانیث بہر حال خلاف قیاس آتی ہے خواہ یہ مفرد ہوں یا مرکب اور عشر اگر مفرد ہو تو اس کی تذکیر و تانیث خلاف قیاس ہوتی ہے اور مرکب ہو تو موافق قیاس جیسے عشرۃ رجال ،عشر نساءٍ،

ثلاثة عشر رجلا، ثلاث عشرة امرأة۔

(٧٨) عدد کا اسم فاعل مثلاً واحد، واحدة ،ثانی ،ثانیة وغیرہ خواہ مفرد ہو یا مرکب مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث آئے گا۔

(٧٩) **مرفوعات** آٹھ ہیں۔**اول** فاعل ،**دوم** نائب فاعل ،**سوم** مبتدا، **چہارم** خبر ،**پنجم** حرف مشبہ بفعل کی خبر، **ششم** لائے نفی جنس کی خبر، **ہفتم** ماولا مشابہ بلیس کا اسم، **ہشتم** افعال ناقصہ ومقاربہ کا اسم۔

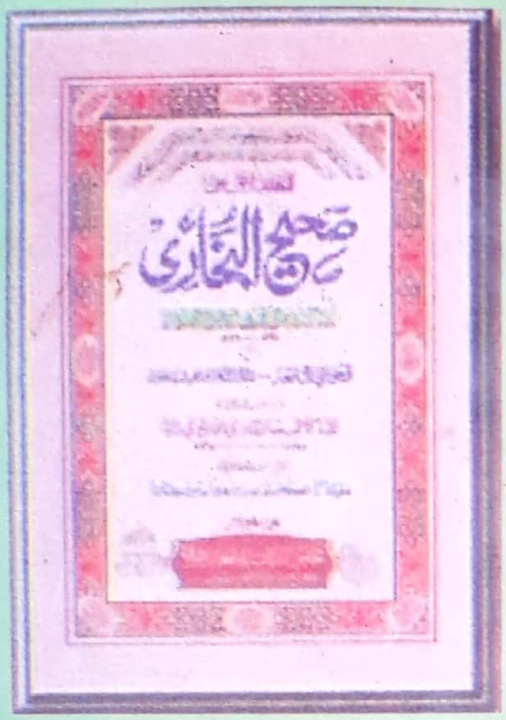
(٨٠) **منصوبات** بارہ ہیں۔**اول** مفعول مطلق ،**دوم** مفعول بہ، **سوم** مفعول فیہ، **چہارم** مفعول معہ، **پنجم** مفعول لہ، **ششم** حال، **ہفتم** تمیز، **ہشتم** حرف مشبہ بفعل کا اسم، **نہم** لائے نفی جنس کا اسم، **دہم** ماولا مشابہ بلیس کی خبر، **یازدہم** افعال ناقصہ وافعال مقاربہ کی خبر، **دوازدہم** مستثنیٰ۔

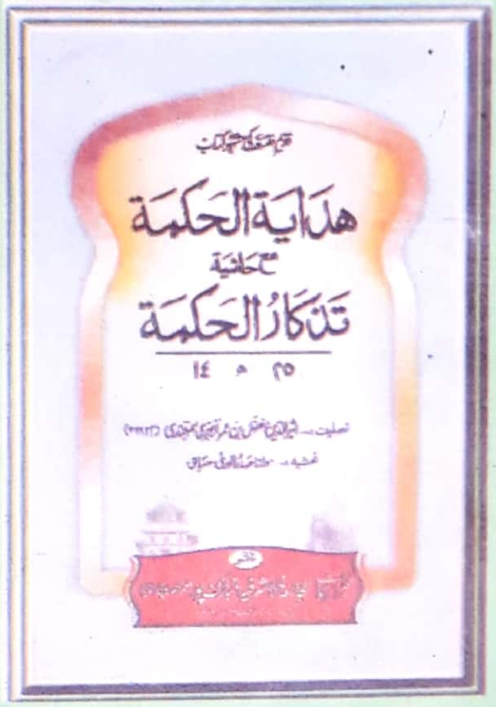
(٨١) **مجرورات** دو ہیں۔**اول** مضاف الیہ **دوم** حرف جر کا مدخول۔

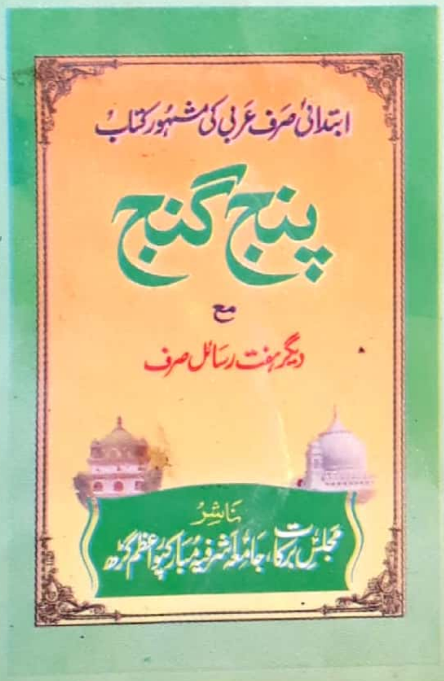
(٨٢) مرفوع کا تابع بھی مرفوع ہوتا ہے۔اور منصوب کا تابع منصوب اور مجرور کا تابع مجرور۔ منادی مفعول بہ میں داخل ہے اور کم خبریہ کی تمیز بعض کے نزدیک مضاف الیہ میں داخل ہے اور بعض کے نزدیک حرف جر کے مدخول میں داخل ہے۔ ثلاث سے عشر تک آٹھ اسموں کی اور مائة و الف کی تمیز مضاف الیہ میں داخل ہے۔

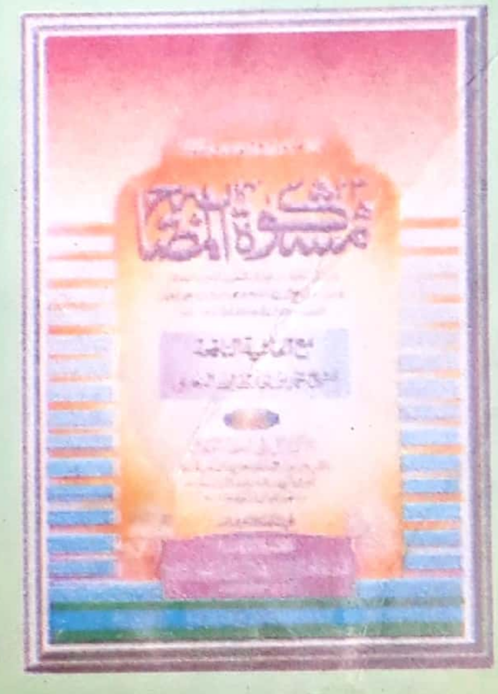
(٨٣) موانع تنوین چار ہیں۔الف لام ،مضاف ،غیر منصرف اور وہ علم جس کی صفت لفظ ابن یا ابنة ہو اور لفظ ابن یا ابنة دوسرے علم کی طرف مضاف ہو جیسے قاسم بن محمد ، ابوبکر بن عثمان ،فاطمة ابنة احمد ۔ اور جس علم کی صفت لفظ بنت ہو اور لفظ بنت دوسرے علم کی طرف مضاف ہو اس میں اثبات تنوین اور حذف تنوین دونوں جائز ہیں۔

هذا ما تيسر لي في تلخيص مسائل النحو و علم الإعراب بفضل الله الملك العلي العليم الوهاب . والحمد لله الذي وفقني لإتمامه وأعانني عليه بكرمه . والصلاة والسلام على رسوله وعلى آله وصحبه المتأدبين بآدابه . وكان الفراغ منه في ليلة البدر من شهر رمضان سنة ثلاث وتسعين و ثلاث مائة وألف من هجرة سيد الإنس والجان. عليه وعلى آله الصلاة والسلام الأكملان الأتمان . وأنا الراجي رحمة رب الكونين المفتي السيد محمد **أفضل حسين** غفرله ولوالديه رب النشأتين.









MAJLIS-E-BARAKAT JAMIA ASHRAFIA

MUBARAKPUR, DISTT. AZAMGARH (U.P.) 276404

Ph: (05462) 250092, 250148, 250149, Fax: 251448

http ://www.al-jamiatulashrafia.org

mail: aljamiatul_ashrafia@rediffmail.com